اطلاع

ذرے میں اک نمک کے جو مملو ہے اطلاع
اسکا نگاہِ غور سے وجدان کیجیے
اس کائناتِ حرکت و گرمی کے بیچ میں
عقل و شعور و علم کو مہمان کیجیے
ذہنِ بشر ہو صیقلِ علمی سے تابناک
آدم سے اسکو حضرتِ انسان کیجیے
کم کم ہو جوش و جذبۂ تبلیغ دہر میں
گر ہوسکے تو کم ذرا ایمان کیجیے
گاڑی ہے فکر و غور کی کب سے رُکی ہوئی
آگے اسے بڑھانے کا سامان کیجیے
شطرنج و شعر و علمِ ریاضی کی دھوم ہو
پیدا یونہی ترقی کا امکان کیجیے
بچے کو ساز و سُر کی لطافت نصیب ہو
اس پر نصیحتوں سے نہ خفقان کیجیے
روحِ فلک میں ہے جو مکیں ارتعاشِ صوت
اس میں نفَس کی تھوڑی سی پہچان کیجیے
ہاں اجتنابِ شعر و ثقافت کے باب میں
اپنی طرح نہ بچوں کو دہقان کیجیے

طفلانِ نو کے واسطے گنجلک نہ ہو کہیں
مشکل جو بات ہو اسے آسان کیجیے
مانیں نہ میری بات تو رٹوایئے قرآن
جی بھر کے اپنے بچے کو نادان کیجیے
فقدان ہے جو فکر و تدبُّر کا شہر میں
اس میں دِگر اضافہء فقدان کیجیے
بھونپو پہ نشر کیجیے جلسوں کا شور وشین
شب بھر پڑوسیوں کو پریشان کیجیے
پہنائیءِ فلک میں رواں جو زمین ہے
کم عقلیوں سے اسکو نہ ویران کیجیے
زیر و زبر تسلّطِ آدم سے ارض ہے
اسکو نہ اپنی حرص سے بیجان کیجیے
آب و نبات و ِگل کی زمیں پر ہو نگہداشت
یوں برّ و بحرِ ارض سے پیمان کیجیے
سبزے کا ہو وُرُوُد ، زمینِ حیات کو
دو اک ارَب درختوں سے گنجان کیجیے
بر وقت موسموں کا چلن ہو زمین پر
بارش بھی آئے وقت پر ، ارمان کیجیے
آبادیوں کے بوجھ سے بیکل زمین ہے
اسکی بقا کو نظم کا عنوان کیجیے

عزوارِدؔ

Aug 2016